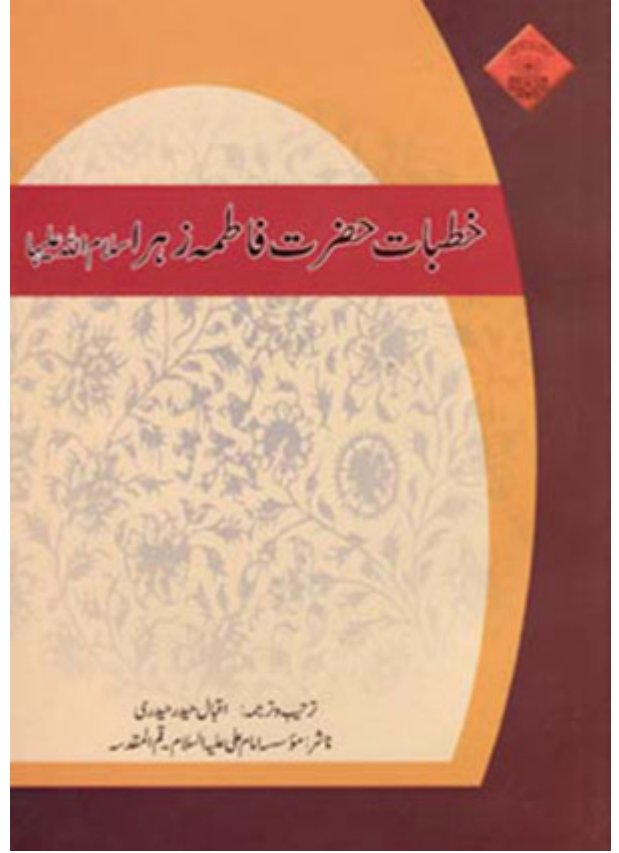


حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا انصار سے خطاب

<"xml encoding="UTF-8?">



حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کا انصار سے خطاب

اس کے بعد انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے اسلام کے مددگار بزرگو! اور اسلام کے قلعوں، میرے حق کو ثابت کرنے میں کیوسستی برتتے ہو اور مجھ پر جو ظلم و ستم ہو رہا ہے اس سے کیونگفت سے کام لے رہے ہو؟! کیا میرے باپ نے نہیں فرمایا تھا کہ کسی کا احترام اس کی اولاد میں بھی محفوظ رہتا ہے (یعنی اس کے احترام کی وجہ سے اس کی اولاد کا احترام بھی ہوتا ہے؟)

تم نے کتنی جلدی فتنہ برپا کر دیا ہے اور کتنی جلدی ہوا وہوس کے شکار ہو گئے! تم اس ظلم کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہو اور میرے دعویٰ کو ثابت کرنے کی طاقت بھی۔

یہ کیا کہہ رہے ہو کہ محمد مرگئے! (اور ان کا کام تمام ہو گیا) یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جس کا شگاف ہر روز بڑھتا جا رہا ہے اور خلاء واقع ہو رہا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جانے سے زمین تاریک ہو گئی اور شمس و قمر بے رونق ہو گئے، ستارے مدہم پڑ گئے، امیدیں ٹوٹ گئیں، پہاڑوں میں زلزلہ آگیا اور وہ پاش پاش ہو گئے ہیں، حرمتوں کا پاس نہیں رکھا گیا اور پیغمبر اکرم (ص) کی رحلت کے وقت ان کے احترام کی رعایت نہیں کی گئی۔

خدا کی قسم یہ ایک بہت بڑی مصیبت تھی جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

یہ اللہ کی کتاب ہے جس کی صبح وشام تلاوت کی آواز بلند ہو رہی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اپنے حتمی فیصلوں کے بارے میں خبر دے رہی ہے اور اس کے احکام تغیر ناپذیر ہیں (جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے) :

”اور محمد(ص) صرف خدا کے رسول ہیں، ان سے پہلے بھی دوسرے پیغمبر موجود تھے، اب اگر وہ اس دنیا سے چلے جائیں، یا قتل کردئے جائیں تو کیا تم دین سے پھر جاوگے، اور جو شخص دین سے پھر جائے گا وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، خدا شکر کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔“

اے فرزندان قیلہ (اوس و خزرج) کیا یہ مناسب ہے کہ میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں جبکہ تم یہ دیکھ رہے ہو اور سن رہے ہو اور یہاں حاضر بھی ہو اور میری آواز تم تک پہنچ بھی رہی ہے اور تم واقعہ سے باخبر بھی ہو، تمہاری تعداد زیادہ ہے، تمہارے پاس طاقت واسلحہ بھی ہے، اور میں تم کو اپنی مدد کے لئے پکار رہی ہوں، لیکن تم اس پر لبیک نہیں کہتے، میری فریاد کو سن رہے ہو مگر فریاد رسی نہیں کرتے ہو، تم بہادری میمعارف اور نیکی سے موصوف اور خود نخبہ ہو، تم ہی ہم اہلبیت (ع) کے لئے منتخب ہوئے، تم نے عربوں کے ساتھ جنگیں لڑیں، سختیوں کو برداشت کیا، مختلف قبیلوں سے جنگ کی، سورماؤں سے زور آزمائی کی، جب ہم

قیام کرتے تھے تو تم بھی قیام کرتے تھے ہم حکم دیتے تھے اور تم اطاعت کرتے تھے۔

یہاں تک کہ اسلام نے رونق پائی اور نعمتیں اور خیرات زیادہ ہوئیں، مشرکین کے سر جھک گئے، ان کا جھوٹا وقار و جوش ختم ہو گیا، اور کفر کے آتش کدے خاموش ہو گئے، شورش اور شور و غل ختم ہو گیا اور دین کا نظام مستحکم ہو گیا۔

اے گروہ انصار: متحیر ہو کر کہا جارہے ہو ؟ ! حقائق کے معلوم ہونے کے بعد انہیں کیونچھپاتے ہو، اور قدم آگے بڑھانے کے بعد پیچھے کیوں ہٹا رہے ہو، اور ایمان لانے کے بعد مشرک کیوں ہو رہے ہو ؟

”بھلا تم ان لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے جہنوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا ہے اور رسول کا شہر بدر کرنا چاہتے ہیں، اور تم سے پہلے پھل چھیڑ بھی انہوں نے ہی شروع کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو، حالانکہ کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمہیں صرف خدا سے ڈرنا چاہئے۔“

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم پستی کی طرف جارہے ہو جو شخص لائق حکومت تھا اس کو برکنار کر دیا اور تم گوشہ نشینی اختیار کر کے عیش و عشرت میں مشغول ہو، زندگی کے وسیع و عریض میدان سے فرار کر کے راحت طلبی کے تنگ و تار ماحول میں پھنس گئے ہو، جو کچھ تمہارے اندر تھا اسے ظاہر کر دیا اور جو پی چکے تھے اسے اگل دیا، لیکن آگاہ رہو اگر تم اور روئے زمین پر آباد تمام انسان کافر ہو جائیں تو خدا تمہارا محتاج نہیں ہے۔“

اے لوگو! جو کچھ مجھے کہنا چاہئے تھا سو کہہ دیا، چونکہ میبجانتی ہو کہ تم میری مدد نہی کرو گے، تم لوگ جو منصوبے بناتے ہو مجھ سے پوشیدہ نہی ہیں، دل میں ایک درد تھا جس کو بیان کر دیا تاکہ تم پر حجت تمام ہو جائے اب فدک اور خلافت کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو، لیکن یہ بھی جان لو کہ اس راہ میں بڑی دشواریاں ہیں اور اس ”فعل“ کی رسوائیاں اور ذلتیں ہمیشہ تمہارے دامن گیر رہیں گی۔

خدا اپنا غیظ و غضب زیادہ کریگا اور اس کی سزا جہنم ہوگی، ”خدا تمہارے کردار سے آگاہ ہے بہت جلد ستمگارا اپنے کئے ہوئے اعمال کے نتائج دیکھ لیں گے“

اے لوگو! میں تمہارے اس نبی کی بیٹی ہو جس نے تمہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا، اب جو کچھ تم لوگ کرسکتے ہو کرو، ہم اس کا ضرور انتقام لینگے تم بھی منتظر ہو ، ہم بھی منتظر ہیں۔

(احتجاج شیخ طبرسی، ص ۷۹؛ دلائل الامامة، ص ۳۰؛ كشف الغمہ، ج ۱، ص ۱۸۰؛ بحار الانوار، ج ۲۹، ص ۲۳۰؛ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحديد، ج ۱۶، ص ۲۱۱)

عربی متن:

خطاب للانصار

ثم رمت بطرفها نحو الانصار فقالت :يا معشر (النقيية)واعضاد الملة وحضنة الاسلام ،ما هذه الغميمة في حقى،والسنّة عن ظلامتى ؟

اماكان رسول الله صلى الله عليه واله ابى يقول: ”المرء يحفظ فى ولده“سرعان ما احدثتم و عجلان ذا اهالة ، ولكم طاقة بما احاول وقوة على ما اطلب واُزاول

أقولون : مات محمد (ص)، فخطب جليل، استوسع وهنه،واستنهر فتقه، و انفتق رتقه ،واظلمت الارض لغيبته وكسفت الشمس والقمر، وانتثرت النجوم لمصيبته، واكدت الآمال، وخشعت الجبال ،وأُضيع الحريم ،وازيلت الحرمة عند مماته

فتلك والله النازلة الكبرى والمصيبة العظمى ، لأمثلها نازلة، ولا بائقة عاجلة، اعلن بها كتاب الله جل ثناؤه فى افئيتكم وفى ممساكم ومصبحكم يهتف فى افئيتكم هتافا وصراخا وتلاوة والحنانا،ولقبله ما حلّ بانبياء الله ورسله حكم فصل وقضاء حتم

(وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرّسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين)

(سوره آل عمران آيت ۱۴۴۔)

أيّها بنى قيله ! اأهضم تراث ابى؟ و انتم بمرأى منّى ومسمع، ومنتدى ومجمع تلبسكم الدعوة وتشملكم الخبرة وانتم ذوو العدد والعدة والاداة والقوة،وعندكم السلاح والجُنة تو ا فيكم الدعوة فلا تجيبون ، وتاتيكم الصرخة فلا تغيثون وانتم موصوفون بالكفاح ،معروفون بالخير والصلاح ،والنخبة التي انتخبت والخيرة التي اختيرت لنا اهل البيت

قاتلتم العرب ،وتحملتم الكدّ والتعب،وناطحتم الامم وكافحتم البُهم،لا نبرح ولا تبرحون ،نامركم فتاتمرون ، حتى

إذا دارت بنا رحى الاسلام ودرّ حلب الايام ،وخضعت نعمة الشرك، وسكنت فورة الافك وخدمت نيران الكفر،وهدأت دعوة الهرج،و استوسق نظام الدين

فأنى حُرّتم بعد البيان واسررتهم بعد الاعلان ونكصتم بعد الاقدام واشركتم بعدالايمان بوساً لقوم نكثوا؟

الا تقاتلون قوما نكثوا ايمانهم وهموا باخراج الرسول وهم بدأؤكم اول مرة اتخشونهم فالله احق ان تخشوه ان كنتم مؤمنين

(سوره توبه، آيت ١٢)

ألا و قد ارى ان قد اخلدتم الى الخفض ،وابعدتم من هو احقّ بالبسط والقبض، وركنتم الى الدعة، ونجوتهم من الضيق بالسعة فمجّتهم ما وعيتم ،ودسعتهم الذى تسوغتم

(فان تكفروا اَنتم ومن فى الارض جميعا فان الله لغنى حميد)

(سوره ابراهيم ،آيت ٨)

ألا و قد قلتُ ما قلت على معرفة منى بالخذلة التى خامرتكم والغدره التى استشعرتها قلوبكم ، و لكنها فيضة النفس ، ونفثة الغيظ (الغيظ)و خور القنا وبثّة الصدر وتقدمة الحجة

فدونكموها فاحتقّبوها دبّرة الظهر نقبة الخف ،باقية العار، موسومة بغضب الله وشنار الابد ،موصولة بنا والله الموقدة التى تطّلع على الافئدة فبعين الله ماتفعلون وسيعلم الذين ظلموا ائّ منقلب ينقلبون

(سوره شعراء آيت ٢٢٤)

وانا ابنة نذير لكم بين يدي عذاب شديد، فاعلموا انّا عاملون وانتظروا انّا منتظرون-

(سوره هود، آيت ١٢١و١٢٢-احتجاج شيخ طبرسى، ص ٤٩؛دلائل الامامة، ص٣٠؛ كشف الغمه، ج١، ص١٨٠؛ بحار الانوار، ج٢٩، ص ٢٣٠؛ شرح نهج البلاغه، ابن ابى الحديد، ج١٦، ص ٢١١).